حرمين

رئاسة الشؤون الدينية
بالمسجد الحرام والمسجد النبوي

عمرہ کا طریقہ

صفة العمرة | أردو | أردو

فضیلۃ الشیخ عبد العزیز بن عبد اللہ بن باز

ⓒ **جمعية خدمة المحتوى الإسلامي باللغات ، ١٤٤٦هـ**

بن باز ، عبدالعزيز
صفة العمرة - أردو. / عبدالعزيز بن باز ؛ جمعية خدمة المحتوى الإسلامي باللغات - ط١. .- الرياض ، ١٤٤٦هـ
١٠ ص ؛ ..سم

رقم الإيداع: ١٤٤٦/١٢٤٦١
ردمك: ٩٧٨-٦٠٣-٨٥١٧-٥٩-٨

صفة العمرة

عمرہ کا طریقہ

مؤلف

سماحۃ الشیخ عبد العزیز بن عبد اللہ بن باز

عمرہ کا طریقہ

تمام تعریفیں اللہ وحدہ کے لیے ہیں۔ اما بعد!

یہ عمرہ کے مناسک کے اعمال کا ایک مختصر تعارف ہے۔ اور قارئین کی خدمت میں اس کی تفصیل پیش کی جاتی ہے:

جب کوئی شخص عمرہ کرنے کا ارادہ لے کر میقات پر پہنچے تو اس کے لیے مستحب ہے کہ وہ غسل کرے اور صفائی ستھرائی اختیار کرے۔ یہی حکم عورت کے لیے بھی ہے، چاہے وہ حیض یا نفاس کی حالت میں ہو، تاہم وہ بیت اللہ کا طواف اس وقت تک نہیں کر سکتی جب تک وہ پاک نہ ہو جائے اور غسل نہ کر لے۔

مرد کو چاہیے کہ وہ اپنے جسم پر خوشبو لگائے لیکن احرام کی چادروں پر نہ لگائے۔ اگر میقات پر غسل کرنا ممکن نہ ہو تو کوئی حرج نہیں، البتہ مستحب یہ ہے کہ اگر ممکن ہو تو مکہ پہنچ کر طواف سے پہلے غسل کر لے۔

مرد تمام سلے ہوئے کپڑے اتار کر صرف تہبند اور چادر پہن لے۔ مستحب ہے کہ یہ دونوں سفید اور صاف ستھرے ہوں۔

عورت اپنے عام کپڑوں میں احرام باندھ سکتی ہے (سوائے نقاب، برقع اور دستانوں کے، جنہیں وہ اتار کر اپنے چہرے اور ہاتھوں کو غیر محارم مردوں سے کسی اور کپڑے سے ڈھانپ لے گی) بشرط یہ کہ وہ لباس زیب وزینت اور شہرت و نمائش سے خالی ہو۔[1]

پھر وہ دل میں عمرہ کی نیت کرے اور زبان سے یہ کہے: "لبَّيكَ عمرةً" یا "اللهم لبَّيك عمرةً" (اے اللہ! میں عمرہ کے لیے حاضر ہوں)۔ اگر محرم کو اپنی بیماری یا دشمن کے خوف کی وجہ سے یا کسی اور وجہ سے عمرہ کی عدم ادائیگی کا خدشہ ہو تو اس کو چاہیے کہ احرام باندھتے وقت شرط لگائے اور یوں کہے " فَإِنْ حَبَسَنِي حَابِسٌ، فَمَحِلِّي حَيْثُ حَبَسْتَنِي " اگر کسی روکنے والے نے مجھے روک دیا تو میں وہیں حلال ہو جاؤں گا جہاں مجھے روک دیا جائے گا"۔ جیسا کہ ضباعۃ بنت زبیر رضی اللہ عنہا کی حدیث موجود ہے۔

---

(۱) یہاں برقع اور نقاب سے مراد اردو داں طبقہ میں معروف برقع اور نقاب نہیں ہے، بلکہ یہاں برقع سے مراد سر ڈھانپنے کا ایسا لباس ہے جو سر کے ساتھ چہرے کو بھی ڈھانپ لے اور اس میں آنکھوں کی جگہ سوراخ ہو، ایسے ہی نقاب سے مراد صرف چہرے کو چھپا لینے والا ایسا کپڑا ہے جس میں آنکھوں کی جگہ سوراخ ہو۔

پھر نبی اکرم ﷺ کا تلبیہ کہے : " لَبَّيْكَ اللَّهُمَّ لَبَّيْكَ، لَبَّيْكَ لَا شَـــرِيكَ لَكَ لَبَّيْكَ، إِنَّ الحَمْدَ وَالنِّعْمَةَ لَكَ لَكَ وَالْمُلْكَ لَا شَـــرِيكَ لَكَ "۔ (میں حاضر ہوں، یا اللہ! میں تیری بارگاہ میں حاضر ہوں، میں حاضر ہوں۔ تیرا کوئی شریک نہیں ہے، میں حاضر ہوں، تمام تعریفیں تیرے لیے ہی ہیں، اور تمام نعمتیں تیری ہی جانب سے ہیں، ساری کائنات میں تیری ہی بادشاہت ہے، تیرا کوئی شریک نہیں ہے) اس تلبیہ کو بار بار دہراتا رہے اور اللہ کا ذکر اور دعا کثرت سے کرتا رہے، یہاں تک کہ بیت اللہ (کعبہ) پہنچ جائے۔

جب مسجدِ حرام پہنچے تو داخل ہوتے وقت پہلے اپنا دایاں قدم رکھے اور یہ دعا پڑھے: "بِسمِ اللهِ، والصَّلاةُ والسَّلامُ على رسولِ اللهِ، أعُوذُ بِالله الْعَظِيمِ وَبِوَجْهِهِ الْكَرِيمِ وَسُلْطَانِهِ الْقَدِيمِ مِنْ الشَّيْطَانِ الرجيم، اللَّهُمَّ افْتَحْ لِي أَبْوَابَ رَحْمَتِكَ۔" (اللہ کے نام سے مسجد میں داخل ہوتا ہوں اور رسول اللہ ﷺ پر سلام بھیجتا ہوں، میں عظمت والے اللہ، اس کے کرم والے چہرے اور اس کی قوت و شوکت کے ذریعہ شیطان مردود سے پناہ چاہتا ہوں، اے اللہ! میرے لیے اپنی رحمت کے دروازے کھول دے)۔

جب بیت اللہ پہنچے تو تلبیہ کہنا بند کر دے، پھر حجرِ اسود کا قصد کرے اور اس کے سامنے کھڑا ہو۔ دائیں ہاتھ سے حجرِ اسود کو چھوئے اور اگر ممکن ہو تو اس کا بوسہ لے، لیکن لوگوں کو دھکا دے کر یا انہیں تکلیف پہنچا کر ایسا نہ کرے۔ حجرِ اسود کو چھوتے وقت یہ کہے: "بسمِ اللهِ واللهُ أكبرُ" اگر بوسہ لینا ممکن نہ ہو تو ہاتھ یا کسی چھڑی وغیرہ سے حجرِ اسود کو چھو لے اور جس چیز سے چھوا ہو، اس کا بوسہ لے۔ اگر چھونا بھی ممکن نہ ہو تو دور سے حجرِ اسود کی طرف اشارہ کرے اور کہے: "اللہ أکبر" لیکن جس چیز (ہاتھ) سے اشارہ کرے، اسے بوسہ نہ دے۔

طواف صحیح ہونے کے لیے ضروری ہے کہ طواف کرنے والا حدث اصغر اور حدث اکبر سے پاک ہو، کیوں کہ طواف بھی نماز کی طرح ہے، فرق صرف یہ ہے کہ طواف میں گفتگو کی اجازت ہے۔

طواف شروع کرتے وقت کعبہ کو اپنے بائیں جانب رکھے اور سات چکر لگائے۔ جب رکنِ یمانی کے قریب پہنچے تو اگر ممکن ہو تو دائیں ہاتھ سے اسے چھوئے اور کہے: "بسم اللہ واللہ أکبر" لیکن اس کا بوسہ نہ لے۔ اگر چھونا ممکن نہ ہو تو اسے چھوڑ دے اور طواف جاری رکھے، نہ اس کی طرف اشارہ کرے اور نہ تکبیر کہے، کیونکہ نبی اکرم ﷺ سے ایسا کرنا ثابت نہیں ہے۔

رہا حجرِ اسود، تو جب بھی اس کے سامنے پہنچے تو اسے چھوئے اور بوسہ دے، جیسا کہ ہم نے پہلے ذکر کیا ہے۔ اگر ایسا کرنا ممکن نہ ہو تو اس کی طرف اشارہ کرے اور تکبیر کہے۔ طوافِ قدوم کے پہلے تین چکروں میں صرف مردوں کے لیے رمل مستحب ہے، یعنی قدم چھوٹے رکھ کر تیز چلے۔

اسی طرح مرد کے لیے مستحب ہے کہ طوافِ قدوم کے دوران تمام چکروں میں اضطباع کرے۔ اضطباع یہ ہے کہ اپنی چادر کے درمیانی حصے کو دائیں کندھے کے نیچے سے گزارے اور دونوں کناروں کو بائیں کندھے پر ڈال دے۔

تمام چکروں میں جتنا ممکن ہو زیادہ سے زیادہ ذکر و دعا کرنا مستحب ہے۔

طواف میں کوئی خاص دعا یا ذکر نہیں ہے، بلکہ انسان جتنا ممکن ہو اللہ کا ذکر اور دعا کرے، جو بھی اذکار اور دعائیں آسانی سے یاد ہوں۔ اور دونوں رکنوں (رکن یمانی اور حجر اسود) کے درمیان یہ دعا پڑھیں:

"رَبَّنَا آتِنَا فِي الدُّنْيَا حَسَنَةً وَفِي الآخِرَةِ حَسَنَةً وَقِنَا عَذَابَ النَّارِ"

(ہمارے رب! ہمیں دنیا میں بھلائی عطا کر اور آخرت میں بھی بھلائی عطا فرما اور ہمیں جہنم کے عذاب سے بچا) ہر چکر میں یہ دعا پڑھیں؛ کیونکہ یہ نبی ﷺ سے ثابت ہے۔

ساتویں چکر کا اختتام حجرِ اسود کو چھونے اور اگر ممکن ہو تو بوسہ دینے سے کیا جائے، یا اس کی طرف اشارہ کرتے ہوئے تکبیر کہی جائے، جیسا کہ پہلے تفصیل سے بیان کیا گیا ہے۔ طواف سے فارغ ہونے کے بعد، اپنی چادر اوڑھ کر اسے کندھوں پر ڈال لے اور اس کے دونوں کنارے سینے پر لٹکا لے۔

پھر مقامِ ابراہیم کے پیچھے دو رکعت نماز پڑھے، اگر ممکن ہو۔ اور اگر ایسا ممکن نہ ہو تو مسجد کے کسی بھی حصے میں یہ دو رکعت نماز ادا کرے۔ ان رکعتوں میں سورۂ فاتحہ کے بعد پہلی رکعت میں: "قل يا أيها الكافرون" اور دوسری رکعت میں: "قل هو الله أحد" پڑھنا افضل ہے، اگر ان کے علاوہ کوئی اور سورتیں یا آیات پڑھ لے تو بھی کوئی حرج نہیں۔ پھر ان دو رکعتوں سے فارغ ہونے کے بعد، اگر ممکن ہو تو حجرِ اسود کی طرف جائے۔

پھر صفا پہاڑی کی طرف جائے اور اس پر چڑھے یا اس کے قریب کھڑے ہو جائے، اور اگر ممکن ہو تو چڑھنا افضل ہے۔ اور وہاں یہ آیت تلاوت کرے:

﴿إِنَّ ٱلصَّفَا وَٱلْمَرْوَةَ مِن شَعَآئِرِ ٱللَّهِ﴾

"بے شک صفا اور مروہ اللہ کی نشانیوں میں سے ہیں". (البقرة:۱۵۸)

(صفا پہاڑی پر چڑھنے کے بعد) مستحب ہے کہ قبلہ رخ ہو کر اللہ کی حمد و ثنا کرے، اللہ اَکبر کہے یعنی اس کی بڑائی بیان کرے، اور یہ کلمات کہے: " لاَ إِلَهَ إِلاَّ اللَّهُ وَحْدَهُ لاَ شَرِيكَ لَهُ، لَهُ الْمُلْكُ وَلَهُ الْحَمْدُ وَهُوَ عَلَى كُلِّ شَيْءٍ قَدِيرٌ، لاَ إِلَهَ إِلاَّ اللَّهُ وَحْدَهُ، أَنْجَزَ وَعْدَهُ، وَنصَرَ عَبْدَهُ، وَهَزَمَ الْأَحْزَابَ وَحْدَهُ"۔(اللہ کے سوا کوئی معبود بر حق نہیں اور اللہ سب سے بڑا ہے، اللہ کے سوا کوئی معبود بر حق نہیں، وہ اکیلا ہے، اس کا کوئی شریک نہیں، اسی کی بادشاہت ہے اور تمام تعریف اسی کے لیے ہے اور وہ ہر چیز پر کامل قدرت رکھتا ہے، اللہ کے سوا کوئی معبود بر حق نہیں، وہ اکیلا ہے، اس نے اپنا وعدہ پورا فرمایا اور اپنے بندے کی مدد فرمائی اور اس اکیلے ہی نے (مخالف) گروہوں کو شکست دی)۔ اس کے بعد دونوں ہاتھ اٹھا کر جس قدر بھی دعا کر سکتا ہو کرے، یہ ذکر اور دعا تین مرتبہ دہرائے۔

پھر اتر کر مروہ کی طرف چلے، جب پہلے (سبز) نشان پر پہنچے تو مرد چلنے میں تیزی کرے، یہاں تک کہ دوسرے نشان تک پہنچ جائے۔

عورت کے لیے تیز چلنا مشروع نہیں ہے کیونکہ وہ پردے میں ہے۔ پھر چلتے ہوئے مروہ کی طرف جائے، اس پر چڑھے یا اس کے پاس کھڑا ہو جائے اور اگر ممکن ہو تو چڑھنا افضل ہے۔ مروہ پر وہی ذکر اور اعمال کرے جو صفا پر کیے تھے۔ پھر

نیچے اترے اور چلنے کے مقام پر عام رفتار سے چلے اور تیز چلنے کے مقام پر تیز چلے، یہاں تک کہ صفا تک پہنچ جائے۔ یہ عمل سات مرتبہ کرے، صفا سے مروہ تک جانا ایک چکر شمار ہو گا اور مروہ سے صفا تک واپس آنا دوسرا چکر۔ اگر سعی سواری پر کرے، خاص طور پر حاجت کے وقت تو کوئی حرج نہیں۔

سعی میں جہاں تک ممکن ہو سکے ذکر ودعا کثرت سے کرنا مستحب ہے اور حدث أکبر اور حدث أصغر سے پاک ہو کر سعی کرے، لیکن اگر بغیر طہارت کے سعی کرے تو بھی وہ کافی ہے۔

جب سعی پوری کرلے تو اپنے بال منڈوالے یا چھوٹے کروالے، (مرد کے لیے بال) منڈوانا افضل ہے، اگر اس کا مکہ آنا حج کے وقت سے قریب ہو تو اس کے لیے بال چھوٹے کروانا افضل ہے تاکہ حج میں باقی بال منڈوا سکے۔ رہی بات عورت کی تو وہ اپنے بالوں کو جمع کرے اور ان میں سے ایک پور کے برابر یا اس سے کم کاٹ لے۔ محرم اگر یہ تمام کام کرلے جن کا ذکر ہوا ہے تو اس کا عمرہ مکمل ہو گیا۔ والحمد للہ۔ اس کے بعد اس پر احرام کی حالت میں حرام کیے گئے تمام امور حلال ہو جاتے ہیں۔

اللہ تعالیٰ ہمیں اور ہمارے تمام مسلمان بھائیوں کو دین کی سمجھ عطا فرمائے اور اس پر ثابت قدم رکھے، اور سب کی عبادات قبول فرمائے۔ بے شک وہ بڑا سخی اور کرم نواز ہے۔

اللہ تعالیٰ اپنے بندے اور رسول، ہمارے نبی محمد ﷺ پر، اور آپ کی آل واصحاب پر نیز قیامت تک آپ کی پیروی کرنے والوں پر درود وسلام نازل فرمائے۔

یہ عمرہ کے مناسک کے اعمال کا ایک مختصر خلاصہ ہے، جو شیخ ابن باز رحمہ اللہ کے دفتر سے ۱۳/۲/۱۴۱۶ھ کو صادر ہوا (مجموع فتاویٰ ومقالات الشیخ ابن باز، جلد ۱۷، صفحہ ۴۲۵)۔

◆◆◆

حرمين

رئاسة الشؤون الدينية
بالمسجد الحرام والمسجد النبوي

رسالة الحرمين

حرمین کا پیغام

مسجد حرام اور مسجد نبوی کے زائرین کے لیے مختلف زبانوں میں رہنما کتابیں

978-603-8517-59-8